سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

جگبیر والیا
بنام
دہلی انتظامیہ

26 نومبر 1997

[جی۔ٹی۔ناناوتی اور بی۔این۔کرپال، جسٹسز]

غیر اخلاقی ٹریفک ایکٹ 1956 کی روکتھام۔ دفعہ 9-تفتیش-اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کے ذریعہ جمع کردہ اور تصدیق شدہ مواد کی بنیاد پر درج کی گئی ایف آئی آر-منعقدہ، تحقیقات ایکٹ کی دفعات کے منافی نہیں تھیں۔

مشق اور طریقہ کار-اپیل-ریکارڈ پر اضافی ثبوت رکھنے کی اجازت-منظوری/مسترد کرنا۔

غیر اخلاقی ٹریفک ایکٹ 1956 کی روکتھام کے دفعہ 9 کے تحت سزا پانے والے ملزم نے سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ کے سامنے اپنی سزا کو چیلنج کرنے میں ناکام رہنے کے بعد موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

درخواست گزار کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا کہ پوری تحقیقات غیر قانونی ہیں کیونکہ تفتیش سب انسپکٹر آف پولیس نے کی تھی نہ کہ اس مقصد کے لئے مقرر کردہ اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس نے۔ درخواست گزار نے اپنی دلیل کو آگے بڑھانے کے لئے کچھ نئے مواد کو ریکارڈ پر رکھنے کی بھی کوشش کی۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے، اس عدالت نے

منعقدہ :1۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس معاملے میں کی گئی تفتیش غیر اخلاقی تجارت کی روک تھام کے قانون کی دفعات کے منافی تھی۔سب انسپکٹر آف پولیس نے شکایت کنندہ کا بیان ریکارڈ کرنے کے بعد اسٹنٹ کمشنر آف پولیس کو جائے وقوعہ پر بلایا۔اسٹنٹ کمشنر نے وہاں پہنچ کر دیگر گواہوں کے بیانات قلمبند کیے اور شکایت کنندہ کے بیان کی تصدیق بھی کی۔اس طرح اسٹنٹ کمشنر آف پولیس کے ذریعہ جمع اور تصدیق شدہ مٹیریل کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کی گئی اور مزید تفتیش کی گئی۔[467-ایف]

استغاثہ کے گواہوں کو اب اضافی ثبوت لے کر ان کی مذمت کرنا مناسب نہیں ہوگا،جن کے بارے میں انہیں جواب دینے کا کوئی موقع نہیں ملا۔اس کے علاوہ،تیار کیے جانے والے مواد کی کاپیاں بھی مصدقہ کاپیاں نہیں ہیں۔[463-اے-بی]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 243 آف 1988۔

1986 کے فوجداری آر۔نمبر 223 میں دہلی ہائی کورٹ کے 24.10.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے پی۔پی۔ملہوترا،بی۔بی۔ساہنی،ونیت ملہوترا،شیلندر شرما اور سندھیا گوسوامی شامل ہیں۔

جواب دہندہ کے لئے ڈی ایس مہرا کے لئے کے سی کوشک۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا :

ناناوتی،جسٹس۔درخواست گزار کو غیر اخلاقی ٹریفک کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت قابل سزا جرم کے لئے قصوروار ٹھہرایا گیا ہے۔انہوں نے سیشن کورٹ میں اپیل دائر کر کے اپنی سزا کو چیلنج کیا،جسے خارج کر دیا گیا۔اس کے بعد انہوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی،جسے بھی خارج کر دیا گیا۔

اس معاملے میں ابتدائی طور پر اس عدالت نے خصوصی اجازت عرضی میں اٹھائے گئے گراؤنڈ نمبر 7 کے حوالے سے ہی نوٹس جاری کیا تھا۔ اس میں اپیل کنندہ کی جانب سے اٹھایا گیا نکتہ یہ تھا کہ اس معاملے میں تفتیش ایک سب انسپکٹر آف پولیس کے ذریعے کی گئی تھی نہ کہ اس مقصد کے لیے مقرر کیے گئے اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کے ذریعے اور اس لیے پوری تفتیش غیر قانونی تھی اور اس طرح کی غیر قانونی تفتیش کے دوران جمع کیے گئے مواد کی بنیاد پر اپیل کنندہ کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ یہ بحث قانون میں درست نہیں ہے، یہ حقیقت میں غلط بھی ہے۔ سب انسپکٹر آف پولیس نے شکایت کنندہ کا بیان ریکارڈ کرنے کے بعد اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کو جائے وقوعہ پر بلایا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے وہاں پہنچ کر دیگر گواہوں کے بیانات قلمبند کیے اور شکایت کنندہ کے بیان کی تصدیق بھی کی۔ اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کی جانب سے جمع کیے گئے اور تصدیق شدہ مواد کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کی گئی اور مزید تفتیش کی گئی۔ لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاملے میں کی گئی جانچ ایکٹ کی دفعات کے منافی تھی۔ یہ اپیل واقعی صرف اسی بنیاد پر خارج کی جانی چاہیے۔

درخواست گزار نے اپیل کے دائرہ کار کو بڑھانے اور اپیل کنندہ کو مختلف ایف آئی آر اور دیگر پولیس ریکارڈ کی شکل میں مواد ریکارڈ پر رکھنے کی اجازت دینے کے لئے ایک درخواست بھی دائر کی ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ شکایت کنندہ اور تفتیشی افسر قابل تعریف گواہ نہیں ہیں۔ درخواست میں درخواست گزار نے صرف اس طرح کے مواد کا حوالہ دیا تھا اور بعد میں اس نے اس طرح کے مواد کی کاپیاں پیش کیں۔ وہ مصدقہ کاپیاں نہیں ہیں اور اس لئے ہم نے ان کا کوئی نوٹس نہیں لیا ہے۔ مزید برآں استغاثہ کے گواہوں کو اب اضافی شواہد لے کر ان کی مذمت کرنا مناسب نہیں ہوگا، جن کے حوالے سے انہیں جواب دینے کا کوئی موقع نہیں ملا۔ لہٰذا ہم اس درخواست کو مسترد کرتے ہیں۔

لہٰذا یہ اپیل مسترد کی جاتی ہے۔ درخواست گزار کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنی سزا کے بقیہ حصے کو پورا کرنے کے لئے فوری طور پر حراست میں اپنے آپ کو پیش کرے۔

ایم پی

اپیل خارج کر دی گئی۔